REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ٣٤ — شمارہ ٥

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ٣٦ روپے
ششماہی ١٨ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ١٢٠ روپے
فی پرچہ ٧٥ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

٩ جمادی الاول ١٤٠٥ھ — ٣١ صلح ١٣٦٤ ہش — ٣١ جنوری ١٩٨٥ء

اخبار احمدیہ

قادیان ٢٧ صلح (جنوری) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق لندن میں خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ٢٧ صلح (جنوری) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● - محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● - مقامی طور پر جملہ درویشان کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو

تم خدا کو نہیں پا سکتے جب تک موت کا نظارہ نہ دیکھ لو

اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔"

(باقی دیکھئے صفحہ ٢ پر)

اڑیسہ کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ صوبائی اجتماعات

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ٩ و ١٠ فروری کو کرڈاپلی میں، لجنہ اماء اللہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ١٣ و ١٤ فروری کو بھدرک میں اور مجلس انصار اللہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ١٦ و ١٧ فروری کو سورو میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مبلغین و معلمین کرام، عہدیداران اور احباب و مستورات جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ سے ان اجتماعات کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ اور افراد جماعت میں بیداری کی ایک نئی روح پھونکنے کا موجب بنائے۔ آمین۔

ایڈیٹر بدر

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

منقولات

ریفرنڈم کے بعد

مدیر ہفت روزہ "لاہور" لاہور کے نام ایک مکتوب

مدیر مکرم! صداقت ایک ایسی چیز ہے جو جب ظاہر ہو جائے تو آنکھوں۔ دلوں اور دماغوں پر ایک گہرا نقش چھوڑ جاتی ہے۔ ایسا نقش جسے بڑے سے بڑا لفاظ بھی پھر مٹا نہیں سکتا۔ میں بھی کبھی مبینہ "بیوروکریسی" کا ایک پرزہ رہا ہوں۔ اور سچ بولنے اور سچ لکھنے کی خطا پر ہی مجھے ملازمت سے فارغ خطی دے دی گئی تھی۔ پچھلے تین چار سال سے ہمارے ذرائع ابلاغ جو ایک خاص قسم کا یک طرفہ پراپیگنڈہ کر رہے تھے اس سے ایک حد تک میں بھی متاثر تھا۔ لیکن "ریفرنڈم" سے وہ سارا تاثر جاتا رہا۔ عجیب بات ہے کہ صورت حال کو دیکھنے کے بعد بھی ان چینلوں نے اپنا رویہ نہیں بدلا۔ مثال کے طور پر ریفرنڈم کے دن ٹی وی نے ایک منظر دکھایا کہ وحدت کالونی کے فلاں تعلیمی ادارہ کے اساتذہ طلبہ اور آس پاس کے لوگ ڈھول ڈھمکے کے ساتھ ووٹ ڈالنے آرہے ہیں۔ لیکن جب میں نے ذاتی طور پر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ فلم ووٹ ڈالنے کی ریہرسل کی تھی۔ جو چند روز قبل ایک پیر اور اس کے مریدوں نے کی تھی۔ اس کے بعد میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ

یہ ذرائع دل سے صدرِ محترم کے ساتھ نہیں تھے اور خوشامدانہ اور بھدے انداز سے غلط پراپیگنڈہ کر کے ریفرنڈم کو سبوتاژ کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے انہیں اپنے آقاؤں کی طرف سے درپردہ یہی ہدایت ہو۔

بہرحال اس ریفرنڈم سے ملک کے ہر باشندے پر خواہ وہ شہر کا رہنے والا ہو، قصبے کا یا گاؤں کا جو "حقیقت" واضح ہوئی ہے اسے اب متواتر اور مسلسل جھوٹ بول کر بھی جھٹلانا ناممکن ہے۔ میرے نزدیک یہ حقیقت ہمارے ملک کے لئے بھی "لمحۂ فکریہ" اور "انتباہ" کا حکم رکھتی ہے۔ کہ عوام کے پاس خاموشی و بے تعلقی کا ہتھیار ایک ایسا ہتھیار ہے جس کا کسی اختیار۔ ضابطے یا آرڈیننس سے مقابلہ ممکن نہیں ہے — اگر ہم اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں کوئی تبدیلی حکماً اور جبراً نہیں لائی گئی۔ بلکہ ہر تبدیلی انتہائی نیک دلی سے دلوں اور روحوں کی روحانی تربیت کے بعد لائی گئی — جبکہ ہمارے یہاں تو زکوٰۃ بھی جبراً اور حکماً کاٹ لی جاتی ہے۔ جس پر کسی زکوٰۃ دہندہ کو کوئی بشاشت حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک حد تک تکلیف ہوتی ہے — پھر اس فنڈ کا یہ تصرف بیجا کہ کمیٹیوں کے چیئرمینوں نے اسی فنڈ میں سے پراپیگنڈے کے اشتہار چھپوائے اور چونکہ ہمارے اخبارات اب تربیتی اداروں کی بجائے تجارتی ادارے بن گئے ہیں انہوں نے ہنسی خوشی چھاپ دیئے۔ اب وہ کسی سے یہ پوچھنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہیں، نہ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے چیئرمینوں سے نہ کارپوریشنوں۔ میونسپل کونسلوں اور یونین کونسلوں اور زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے چیئرمینوں سے کہ — انہوں نے اپنے اداروں کے حقیقی اغراض و مقاصد کے عین مخالف اس پراپیگنڈے پر یہ رقوم کیوں صرف کیں۔ کیونکہ اس حمام میں خود بھی ننگے ہیں۔

آخر میں حاکموں کی خدمت میں بھی مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ملک کی خیر خواہی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ملک کے عوام اور ان کی قومی امنگوں کا احترام کیا جائے۔ اور انہیں ساتھ لے کر چلا جائے — ورنہ یہ تو سب نے دیکھ ہی لیا ہے کہ مولوی صاحبان۔ پیر صاحبان۔ مشائخ حضرات اور وزیر صاحبان کا بھی ان پر اثر و نفوذ محض دکھاوے کا ہی رہ گیا ہے۔ کچھ اور نہ سہی ہر سرگرمی پر تین حرف بھیج کر گھر میں دبکے بیٹھے رہنا تو بہرحال ہر شخص کے بس میں ہے ہی۔ اور یہ ایک ایسا اختیار ہے جسے شاید مارشل لاء کا کوئی ضابطہ بھی چھین نہیں سکتا۔ فقط

خیر اندیش۔ "ق"۔ لاہور

(بشکریہ ہفت روزہ "لاہور" لاہور ۵ جنوری ۱۹۸۵ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (صفحہ اول سے آگے)

اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔"

(الوصیۃ ص ۸)

ناپاک ارادے دشمن کے ناکام بنا کر چھوڑیں گے

"ہم کلمہ مٹانے والے ہیں، ہم کلمہ مٹا کر چھوڑیں گے" — اِس نعرے کے حامی وہ ہونگے اسلام سے جو منہ موڑیں گے
ہم کلمے کے رکھوالے ہیں اِس کو نہ مٹانے دیں گے کبھی — جاں دینگے تحفظ میں لیکن آنچ اس پہ نہ آنے دیں گے کبھی
ہر دشت و جبل صحرا و چمن کلمے سے بسا کر چھوڑیں گے
ناپاک ارادے دشمن کے ناکام بنا کر چھوڑیں گے

دائیں بھی لڑینگے کلمے کے، بائیں بھی لڑیں گے کلمے کے — آگے بھی لڑیں گے کلمے کے، پیچھے بھی لڑیں گے کلمے کے
ہے جنگ یہ حق و باطل کی، باطل کو مٹا کر چھوڑیں گے
ناپاک ارادے دشمن کے ناکام بنا کر چھوڑیں گے

اِس کلمۂ حق کا مِٹ جانا، ناممکن ہے آسان نہیں — جو اِس کو مٹانے آئے گا ابلیس ہے وہ انسان نہیں
ہم ہر ابلیسی طاقت کے پرچم کو گرا کر چھوڑیں گے
ناپاک ارادے دشمن کے ناکام بنا کر چھوڑیں گے

ہے ناز انہیں گر طاقت پر ہم کو بھی فخر ہے امت کا — یہ کلمہ شہادت دیتا ہے جس پاک نبیؐ کی عظمت کا
اس پاک نبیؐ کی عظمت کو دنیا میں بڑھا کر چھوڑیں گے
ناپاک ارادے دشمن کے ناکام بنا کر چھوڑیں گے

یہ کلمہ ہمارا دین بھی ہے، یہ مومن کا ایمان بھی ہے — یہ کلمۂ حق سبحان اللہ، اک مسلم کی پہچان بھی ہے
اِس کلمے کا ڈنکا عالم میں ہر رنگ بجا کر چھوڑیں گے
ناپاک ارادے دشمن کے ناکام بنا کر چھوڑیں گے

اے ربِّ دو عالم بندے ترے رو رو کے دعا یہ کرتے ہیں
تو اُن کی حفاظت کرنا جو کلمے کی حفاظت کرتے ہیں

سید اقبال احمد شرلی (انگلستان)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ
اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ
اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ
اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ
لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝ وَلَوْ
شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا
يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ
خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَكُلًّا نَّقُصُّ
عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ
وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا
عَلٰي مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝ وَانْتَظِرُوْا ۚ
اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ
عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(سورۃ ہود آیت ۱۱۴ تا ۱۲۴)

اس کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے اگرچہ یہ تلاوت مجھے کے لئے جو وقت مقرر ہوتا ہے اندازاً اس کی نسبت ذرا زیادہ ہے۔ لیکن مجبوری یہ در پیش ہے کہ اس میں

ایک مکمل مضمون ہے

جو اوّل سے آخر تک مربوط چلتا ہے اور کسی جگہ بھی اس تلاوت کو اس سے پہلے نہ تھا ختم کیا جا سکتا۔ اگر ختم کیا جاتا تو وہ بات مکمل نہ ہو سکتی۔ اس لئے جہاں تک ایک تفسیری پہلو ہے ان کو چھوڑتے ہوئے نسبتاً ان آیات سے تعلق رکھنے والی بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان آیات پر کچھ روشنی ڈالتا ہوں۔ سب سے پہلے تو خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ کہ وہ لوگ جو ظلم کرنے والے ہیں ان کی طرف کبھی بھی نہ جھکو اور ان سے پناہ لینے کا خیال دل میں نہ لاؤ۔ رکون کہتے ہیں کسی چیز سے ایک جگہ قائم ہو اور اس پر انحصار کر لینے کو رکون کہتے ہیں۔ یا انسان جہاں پناہ لیتا ہے یا سہارا لیتا ہے۔ تو فرمایا جو ظلم کرنے والے ہیں ان سے کسی قسم کی بھی امید نہیں رکھنی اور کوئی سہارا ان پر نہیں لینا۔ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ تمہیں بجائے اس کے کہ ان سے کوئی فائدہ پہنچے گا تمہیں آگ کا عذاب پکڑ لیگا۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ اور تمہارے لئے خدا کے سوا اور کوئی ولی نہیں۔ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ کہیں سے کسی طرف سے بھی تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

ایک بہت ہی اہم بنیادی نکتہ

ہے جسے مومن کو سمجھنا چاہئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب خدا کے نام پر کسی مومن کو کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو غیر اللہ سے مدد کی ہر امید اٹھ جایا کرتی ہے۔ اور وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ میں یہی نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کہ تم تو ایسی حالت میں آچکے ہو کہ باقی ساری کشتیاں تمہاری جل گئی ہیں۔ ساری راہیں تم نے اپنے اوپر بند کر دی ہیں۔ کیونکہ دنیا والے تو کسی نہ کسی قدر مشترک کی بناء پر مدد کیا کرتے ہیں۔ دنیا والے تو سودوں کے نتیجے میں مدد کیا کرتے ہیں۔ کچھ اپنے اصول چھوڑنے پڑتے ہیں کچھ ان کے اپنانے پڑتے ہیں لیکن ایک ایسی جماعت جو کلیتہً اللہ کی ہو چکی ہو اور اس معاملہ میں ایک ذرہ برابر بھی فرق کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جس کو خریدا نہ جا سکتا ہو۔ جس کو اپنے مقاصد کے لئے اس کے اصولوں کے خلاف استعمال نہ کیا جا سکتا ہو۔ ان کی حالت تو یہ ہے کہ گویا ان کے لئے مدد کے سارے رستے وہ پہلے ہی بند کر چکے ہیں۔ اور چونکہ یہ محض اللہ کی خاطر ہے اس لئے

تمہارے لئے خدا کے سوا اور کوئی ولی نہیں

اور اگر ایک طرف خدا کو ولی بنا کر اور دنیا کو اللہ کی وجہ سے دشمن بنا کر تم دنیا کی طرف جھکنے کی کوشش کرو گے تو تمہیں آگ ملے گی۔ آگ سے مراد یہاں یہ ہے کہ دنیا میں ناکامی اور حسرتوں کی آگ ہے۔ تم جتنی کوشش کرو گے تمہیں ہر طرف سے مایوسی اور حسرت کی آگ پہنچے گی۔ اور تمہیں تسکین کے لئے کوئی چیز میسر نہیں آ سکے گی۔ اس لئے فرمایا۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ۔ یاد رکھو اللہ کے سوا تمہارا ولی کوئی نہیں رہا۔ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ خدا کے سوا کسی کی طرف سے تم مدد نہیں کئے جاؤ گے۔ یہاں مرتدین کا بھی ذکر آ گیا۔ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا میں۔ اس خیال سے کہ ہم ان کے عذاب سے بچ جائیں، خدا کے دشمنوں کی طرف جھک جانے کا معنی یہ بھی ہے کہ ارتداد اختیار کر لو۔ ان کے ساتھ جا ملو۔ فرمایا اس صورت میں بھی امر واقعہ یہ ہے کہ تمہارا کوئی حقیقی مددگار نہیں بن سکتا خدا کے سوا۔ اور اللہ نے جب وہ آگ دینے کا کسی کو فیصلہ کرے، پھر دنیا کی کوئی قوم بچا نہیں سکتی۔ لَا تُنْصَرُوْنَ سے مراد یہاں یہ ہو گیا۔ یہ تو ہے منفی حصہ، کیا نہیں کرنا۔ اب کرنا کیا ہے۔ کوئی

"عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل"
(کشتی نوح)
پیشکش:- گلوب مینوفیکچررس۔ ۲ بے رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

عمل کی تعلیم

بھی تو ہونی چاہیئے. فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ. عبادت کرو۔ نمازوں کو قائم کرو۔ دن کے دونوں طرف بھی اور رات کے ایک حصے میں بھی۔ اور رات کے آخری حصے یعنی ایک کنارے پر بھی۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ یاد رکھو حسنات برائیوں کو دور کردیا کرتی ہیں۔ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ۔ اس بات میں ایک بہت بڑی نصیحت ہے نصیحت پانے والوں کے لئے۔ اور نصیحت کرنے والوں کے لئے۔ اب بات تو یہ بظاہر بڑی عجیب لگتی ہے۔ اور دشمن ہمیشہ اس بات پہ تعجب ہی کیا کرتا ہے۔ کہ جب ہم کہتے ہیں تمہارے لئے

تمہارا اچھا عمل کیا ہے

تم مقابل پر کیا تدبیر کر رہے ہو تو تم لوگ، آگے سے کہہ دیتے ہو کہ ہم تو دعا کرتے ہیں۔ اور عبادت کرتے ہیں۔ اور سننے والا بڑے تعجب سے دیکھتا ہے کہ بڑی بے وقوف قوم ہے۔ بڑے جاہل لوگ ہیں۔ دنیا ہر قسم کی تدبیریں کر رہی ہے، ہر قسم کے دکھ پہنچانے کے سامان کر رہی ہے اور ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس ہے اور یہ عجیب جاہلوں کی قوم ہے، جب ہم ان سے کہتے ہیں کچھ ہاتھ ہلاؤ کچھ جواباً کارروائی کرو۔ جواب یہ دیتے ہیں کہ جی ہم تو عبادت کر رہے ہیں۔ اور یہی حالت قرآن کریم بھی پیش کر رہا ہے۔ فرماتا ہے اس کا حل یہ ہے ان سارے مصائب کا ان ساری مصیبتوں کا۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ اپنے دن کو بھی عبادتوں سے گھیر لو۔ طَرَفَیِ النَّھَارِ کا مطلب ہے گھیر لو۔ سارے دن پر تمہاری عبادتیں پھیل جائیں وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اور رات کا ایک حصہ بھی عبادت سے زندہ کرو۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ اور یہ قانون یاد رکھو کہ ہمیشہ حُسن بدیوں کو کھا جایا کرتا ہے۔ یہاں یہ جو فرمایا کہ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ اس میں کونسی نصیحت ہے۔ یہ تو سب کو پتہ ہے کہ دن کے بعد رات آتی ہے اور رات کے بعد دن آتا ہے۔ اور یہی قانون ہے یہی ہمیشہ سے انسان دیکھتا چلا آیا ہے اس میں خاص نصیحت کونسی ہے؟ اس

نصیحت کی کنجی

ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ کہ تم یہ نہ سمجھو کہ یہ اتفاقی باتیں ہیں۔ اندھیرا کبھی دن کو کھا جاتا ہے اور کبھی دن اندھیرے کو کھا جاتا ہے۔ فرمایا غور کرو۔ اندھیرے کی تو کوئی حقیقت نہیں۔ یہ ہمیشہ روشنی ہوتی ہے جو تاریکی کو کھایا کرتی ہے اور روشنی کے نہ ہونے کا نام اندھیرا ہے۔ اس لئے یہ نہ سمجھو کہ یہ اتفاقی حادثات ہیں۔ اس طرح چلتا چلا آرہا ہے کبھی اِس کی باری اور کبھی اُس کی باری۔ ان معنوں میں باریاں نہیں ہیں۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ جب نیکیاں اٹھ جاتی ہیں تو ان کے نہ ہونے کا نام تاریکی ہے۔ اور جب نیکیاں واپس آجاتی ہیں تو تاریکی کے لئے بھاگنا مقدر ہے۔ اس کے سوا تاریکی کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتی روشنی کا۔ تو فرمایا اپنے وجود کو روشنی سے بھر دو۔ کیونکہ تمہارے مقابل پر تاریکی ہے۔ اور روشنی عبادتِ الٰہی سے نصیب ہوتی ہے۔ فرمایا

اپنے دن بھی روشن تر کرو اور اپنی راتیں بھی

روشن کر دو۔ اور پھر دیکھو تمہارے مقابل کی ساری تاریکیاں زائل ہو جائیں گی۔ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ لیکن اس کے لئے صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے راتیں ٹلتی ہیں لیکن فرماتا ہے کہ بعض دفعہ راتیں بڑی لمبی بھی

ہو جایا کرتی ہیں۔ اور روشنی آتی تو ہے اور اندھیرے کو نور میں بدل دیتی ہے لیکن جو لوگ دکھوں سے گزر رہے ہوتے ہیں اُن کے لئے وہ لمحہ ایک عمر لگتا ہے گزرنے کو۔ اس لئے صبر کی تعلیم ساتھ دی۔ کیونکہ قرآن کریم تو سلوگن ازم پیدا نہیں کرتا محض یہ دعویٰ کر کے کہ تم جیتو گے، تم جیت گئے۔ تم روشنی ہو اور دشمن اندھیرا ہے۔ یہ باتیں کر کے قرآن کریم تسلیاں دے کر چھوڑتا نہیں ہے۔ بلکہ جس نائحہ عمل کے اوپر داخل کرتا ہے انسان کو، اُس لائحہ عمل کے خطرات سے بھی آگاہ فرماتا ہے۔ فرماتا ہے کہنے کو تو آسان بات ہے کہ جی صبح ہوئی اور رات ٹل گئی۔ لیکن جنہوں نے دکھوں کی رات کاٹی ہو اُن کو علم ہوتا ہے کہ کتنی مصیبتوں کے بعد کتنے انتظار کے بعد وہ صبح طلوع ہوئی تھی جس کے لئے وہ آنکھیں لگائے بیٹھے تھے۔ فرمایا وَاصْبِرْ۔ صبر ضرور تمہیں کرنا پڑے گا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ لیکن یہ یقین رکھو کہ حُسن پیدا کرنے والوں کے اجر کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کیا کرتا۔

محسن سے مراد

نیک اعمال کرنے والا بھی ہے، محسن سے مراد تمام سوسائٹی میں تمام معاشرے میں حُسن بکھیرنے والا بھی ہے۔ اور محسن سے مراد عبادت کو اتنے خوبصورت رنگ میں ادا کرنے والا بھی ہے کہ اللہ کی نگاہیں اس پر پڑ رہی ہوں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے محسن کی ایک یہ بھی تعریف فرمائی کہ اس طرح عبادت کرنا جیسے تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور پھر خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ایسی خوبصورت ہو جائے تمہاری عبادت کہ اللہ کی پیار کی نگاہیں پڑنے لگیں۔ فرمایا ایسی صورت میں تمہیں کیسے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ تم تو خدا کی آنکھوں کے سامنے رہو گے۔ اس لئے وہم و گمان بھی دل میں نہ لانا کہ تم ناکام ہو گے۔ یہ تو مومنوں سے خطاب ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے اُن لوگوں کے متعلق جو ظلم کرنے والے ہیں جو اپنے مقدر بگاڑ لیتے ہیں اپنے ہاتھوں سے۔ فرماتا ہے۔ فَلَوْلَا کَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ اُولُوْا بَقِیَّۃٍ یَّنْھَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ۔ کاش ایسا کیوں نہ ہوا کہ تم سے پہلے جو لوگ گزرے جو بستیاں آئیں ان میں صاحب عقل لوگ ہوتے، عقل و دانش سے کام لیتے، وہ دنیا کے اوپر نظر ڈال کر اس کے تجارب سے فائدہ اٹھانے والے ہوتے اور فساد سے روکنے والے بن جاتے اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْھُمْ میں اس طرف اشارہ ہے کہ جن کو ہم نے نجات بخشی یعنی مومنین اُن میں تھوڑے سے وہ بھی شامل تھے۔ ایسا تو ہوتا رہا ہے۔ لیکن قوم کی اکثریت نے فساد روکنے کا کام نہیں کیا۔ اس میں

ایک بہت بڑی گہری حکمت کی بات

ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ظلم شروع ہو جائے کسی قوم کی طرف سے تو خدا تعالیٰ چونکہ متنبہ کر چکا ہے کہ اُن کی ہلاکت کے دن پھر آیا کرتے ہیں اس وقت پھر یہ عذر پھر خدا کے سامنے پیش نہیں ہوا کرتا کہ اے خدا ہم تو ظلم کرنے والے نہیں تھے۔ ہم تو پسند نہیں کرتے تھے اس بات کو۔ فرمایا، تمہارا ذمہ داری ادا نہیں ہوتی۔ تم اُن لوگوں میں سے کیوں نہیں ہوئے جنہوں نے فساد کو روکا۔ جب تم اور فساد کو دیکھتے ہو اگر تم اسے روکنے کی کوشش نہیں کرتے تو تمہاری ذمہ داری ادا نہیں ہوتی۔ اس لئے جب پکڑ کا وقت آتا ہے تو ایسے لوگ بھی ساتھ مارے جاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے پھر کہ جی ہم تو شریف لوگ تھے۔ ہم نے تو حصہ ہی نہیں لیا۔ اور جب پکڑ کے وقت آتے ہیں تو ہر سطح پر یہی ہوتا ہے۔ کچھ لوگ جرم کر رہے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ خاموشی سے ان کا تماشہ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ کچھ باہر کھڑے داد دے رہے ہوتے ہیں جب سزا ملنے لگتی تب کہتے ہیں کہ ہم تو نہیں شریک۔ اس نے ارا تھا۔ میں نے تو نہیں مارا۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش

SK. GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENT DEALERS)
CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK, Distt. BALASORE (ORISSA) PHONE No. 122/253.

اور انہیں شرافت بھی تھی پھر ایسی باتیں کرتے ہیں کہ جو زبان پر نہ لائی جانی چاہئیں تھیں۔ ہم تو نہیں تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قانون ہی یہ رکھ دیا ہے کہ جس کو منہ کی باتیں زبان پر ہی نہیں آسکتیں۔ جس میں اتنا کردار ہے اتنی مردانگی ہے اتنی شرافت ہے کہ وہ بدی کو دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا اور اگر ہاتھ سے نہیں روک سکتا تو منہ سے کم سے کم اس کے خلاف اعلان کرنا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے یہ ظلم ہے یہ غلط ہے۔ تو یَنْهَوْنَ سے مراد یہ نہیں ہے کہ ان کو طاقت بھی ہے ضرور۔ فرماتا ہے اگر وہ منہ سے ہی کہنا شروع کر دیں کہ یہ ظلم۔ اور یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تو اس کے نتیجے میں بھی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان لوگوں کے ساتھ بخشش کیا کرتا ہے۔ اور نجات دیتا ہے جن کو نجات دینے کا اس نے پہلے سے فیصلہ کیا ہوا ہے۔

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۔ اور وہ جو لوگ جو ظالم ہیں (یہ تو شرفاء کا حال ہے، قوم کا کہ خاموش رہے اور روکا نہیں) اور جو ظالم ہیں جو خدا نے ان کو نعمتیں، آسائشیں دی ہوئی تھیں ان میں وہ ڈوبتے چلے گئے۔ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۔ اور وہ مجرم تھے۔ اس حالت میں انہوں نے ہماری نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی کہ ان کا حق نہیں تھا۔ مجرم کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے نعمتیں پیدا نہیں کیں۔

جب خدا کی نعمتوں کو کوئی بگاڑتا ہے

اور جرم کرتا چلا جاتا ہے تو اس کا استحقاق ختم ہو جاتا ہے۔ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ۔ یہاں مُصْلِحُوْنَ کی تعریف فرمائی۔ ایک اور جو عام دنیا والے اپنے لئے کہتے ہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں ان سے مختلف ہے۔ یہ پہلی آیت کی روشنی میں تعریف کی گئی ہے۔ فساد کو روکنے والے ظلم اور شقاوت قلبی کو ختم کرنے والے یہ مصلحین ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے پہلے بھی اسی مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ وہ کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ ہم تو زبردستی روک رہے ہیں فتنہ پردازی سے۔ ہم تو زبردستی لوگوں کے ایمان ٹھیک کر رہے ہیں۔ مار مار کے ان کے کلمے درست کرا رہے ہیں۔ مار مار کے ان کو نمازیں پڑھوا رہے ہیں۔ ہمیں کہتے ہو کہ ہم فسادی ہیں فرماتا ہے اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ۔ بے وقوفو! سنو! تم ہی فسادی ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم فسادی ہو۔ یہاں اس کی مزید تشریح فرما دی کہ جب دنیا میں دکھ دیئے جاتے ہیں۔ ناجائز ظلم کئے جاتے ہیں

خدا کے نام پر ہر قسم کے ستم ڈھائے جاتے ہیں

اس وقت جو منہ سے بھی نہیں روکتا وہ فسادی ہے۔ اور مصلحین وہی لوگ ہیں جو ظلم کی حالت میں جب بستیوں پر ظلم ہو رہے ہوں۔ اس وقت وہ پھر اصلاح کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ بڑا کھول دیا ہے مضمون، تاکہ کسی کو غلط فہمی نہ رہے۔ فرماتا ہے، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم ایک امت بنانے کے لئے زبردستی کر رہے ہیں۔ ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے فتنوں کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ تو فرمایا یہ تو اللہ کا کام ہے۔ یہ تمہارا کام نہیں ہے۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ تم کون ہوتے ہو امت واحدہ بنانے والے۔ اگر اللہ چاہتا تو سارے بنی نوع انسان کو ایک امت بنا دیتا۔ کیا تمہارے ڈنڈے کا انتظار کر رہا ہے خدا تعالیٰ کہ تم ڈنڈے ہاتھ میں پکڑو تو خدا کی امت واحدہ بن جائے دنیا میں۔ فرماتا ہے لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ۔ ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ جتنا مرضی زور لگاؤ ان کے اختلاف دور نہیں ہو سکتے کبھی۔ کیونکہ جب تک خدا فیصلہ نہ کرے کہ ایک امت واحدہ بن جائے اس وقت تک ممکن ہی نہیں کہ انسان اپنے اختیار سے ایسا کر لے۔ دوسروں کو مار دوگے کہ ہمارے اندر ہو۔ اور امت واحدہ بنو ورنہ ہم تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔ اور تمہارے اندر فتنے پھوٹ رہے ہوں گے۔ خود اپنا کنبہ ... کے گھروں کو آگیں لگا رہے ہوگے۔ خود ایک دوسرے کی مسجدیں جلا رہے ہوگے۔ لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ۔ تمہارا تو مقدر ہی یہ ہے

تم خدا سے دور جا پڑے ہو

تم مصلحین نہیں رہے۔ تم فساد کی باتیں کرتے ہو۔ فساد تمہاری جزا ہے۔ اور خدا یہ اعلان کر رہا ہے لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ۔ تمہارے اختلاف کبھی نہیں ہو سکتے۔ اب تم نے جھوٹ بول کر خدا کے نام پر اختلاف دور کرنے کے لئے ظلم کی راہ اختیار کی ہے۔ تمہاری سزا یہ مقدر کی گئی ہے لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ۔

کیسا عظیم کلام ہے۔ کسی باریک پہلو کو چھوڑتا نہیں۔ اور جو پیشگوئی کرتا ہے بعینہٖ پوری ہوتی چلی جاتی ہے۔ کسی کا بس ہی نہیں کہ اس پیشگوئی کو ٹال سکے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ۔ فرماتا ہے ہاں۔ وہ لوگ جن پر خدا رحم کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے وہ ایک ہوا کرتے ہیں۔ جن کو تیرا رب اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کا فیصلہ کرلے وہ ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان کے اندر پھر تو کوئی اختلاف نہیں دیکھے گا۔

جن پر خدا نے رحم کیا ہو

وہ غیر کے مقابل پر شدید ہو جایا کرتے ہیں۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ، رحم ربک کی تفسیر دوسری جگہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کیا کرتا ہے۔ فرماتا ہے وہ خود رحیم ہو جاتے ہیں۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔ یعنی غیروں کے مقابل پر سخت ہو جاتے ہیں۔ ان کے اندر کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ایک دوسرے سے نہ صرف یہ کہ مل جاتے ہیں بلکہ بے انتہا رحم کرنے والے ہو جاتے ہیں ایک دوسرے پر۔ دور ممالک میں کہیں کسی کو دکھ پہنچتا ہے تو نہ ان کا کوئی رشتہ نہ ان کو کوئی اور قرب نصیب۔ دور بیٹھے ایسے لوگوں کے لئے رو رہے ہوتے ہیں جن کو کبھی دیکھا بھی نہیں ہوتا انہوں نے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے جب ۱۹۷۴ء کے بعد امریکہ کے نیشنل پریذیڈنٹ مظفر احمد ظفر ان کا نام ہے وہ امریکہ کے نیشنل ہیں۔ وہ جب دو سال کے بعد ۱۹۷۴ء کے بعد ربوہ تشریف لائے اور جلسے کے بعد ان سے کہا گیا کہ (جلسہ کی آخری رات تھی غالباً) کہ چند منٹ کے لئے آپ خطاب کریں۔ احباب کو بتائیں کہ آپ کے کیا تاثرات ہیں۔ تو ان کے تاثرات کیا تھے وہ تو ان کی

آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی

لگ گئی۔ سارا بدن ان کا سسکیوں سے کانپ رہا تھا۔ اور بات منہ سے نکلتی نہیں تھی۔ بڑی مشکل سے ٹکڑوں میں انہوں نے یہ کہا کہ میرے تاثرات کیا ہو سکتے ہیں جو ہمارا حال ہوا تھا تم لوگوں کی خاطر تمہیں کیا پتہ ہے۔ کیسے دن ہم نے کاٹے ہیں تمہارے لئے دکھوں میں اور آج خدا کے شکر سے یہ آنسو بہا رہا ہوں کہ آپ سب کا چہرہ میں دیکھ رہا ہوں۔ کتنا اطمینان ہے سکون ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر مصیبت سے آپ کو نجات بخشی ہے۔ ہے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ۔ ہاں ایک وہ ہوا کرتے ہیں جن پر خدا رحم فرماتا ہے۔ جن کے ایک ہونے کا فیصلہ کر لیا کرتا ہے۔ اور ...

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔

الرؤف جیولرز

۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر ۶۱۰۱۹

ہوتے ہیں رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ وہ ایک دوسرے پر بیحد رحیم ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے گھروں کو آگیں نہیں لگایا کرتے۔ ایک دوسرے کی مسجدیں نہیں جلایا کرتے۔ ایک دوسرے کی عورتوں کی بے حرمتی نہیں کیا کرتے۔ سروں سے چادریں نہیں اُتارتے۔ وہ تو سروں پر چادریں ڈالنے والے لوگ ہیں۔ یہ اُمت واحدہ ہے۔ جو خدا کے فضل سے بنا کرتی ہے۔ تم کس اُمت واحدہ کی باتیں کر رہے ہو۔ وہ جو تفرقوں کا شکار ہے آپس میں۔ جس کی ساری زندگی ایک دوسرے کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتی ہے۔ وَلِذٰلِکَ خَلَقَہُمۡ۔ فرمایا یہ ہے تخلیق کا مقصد۔ ایسی قوم پیدا ہونا جن کے اندر بے انتہا پیار ہو آپس میں۔ بے حد محبتیں ہوں۔ ایثار ہوں۔ قربانیاں ہوں۔

خُدا کے نام پر وہ ایک دوسرے سے محبت

کرتے ہوں۔ ایک دوسرے کے لئے فدا ہوتے ہوں ایک دوسرے کے غم میں آنسو بہاتے ہوں۔ فرماتا ہے وَلِذٰلِکَ خَلَقَہُمۡ۔ دیکھو میری تخلیق کا مقصد پورا ہوگیا۔ جب یہ لوگ دُنیا میں آئے تب میں کہتا ہوں وَلِذٰلِکَ خَلَقَہُمۡ۔ اس لئے خدا نے پیدا کیا تھا اس کائنات کو کہ ایسے لوگ وجود میں آئیں۔ لیکن افسوس کہ اکثریت ویسی نہیں ہے۔ تَمَّتۡ کَلِمَۃُ رَبِّکَ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ۔ حسرت کا مقام یہ ہے کہ اس مقصود کو بھلا کر باوجود اس کے کہ پیدائش کا مقصد یہ تھا کہ ایسے رحیم بندے خدا کے پیدا ہوں۔ پھر بھی اکثریت ایسی ہے جو جہنم کا ایندھن بننے والی ہے۔ اور ان میں بڑے لوگ بھی ہیں اور اُن میں چھوٹے لوگ بھی ہیں۔ وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم اسی طرح ہم تجھے انبیاء کی باتیں سُناتے ہیں مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ تاکہ غموں اور دُکھوں کے وقت میں، تمہارے دِل کو ڈھارس ملے۔ تمہیں سہارا ملے۔

یہ وُہ راتوں کے قصّے ہیں

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے اللہ تعالےٰ پیار اور محبت میں کیا کرتا تھا جس طرح دُکھوں کی راتوں میں مائیں تسلی دیتی ہیں بچوں کو کہ کوئی بات نہیں ابھی یہ دن آنے والا ہے۔ صبح ہوجائے گی فکر نہ کرو۔ تسلی رکھو۔ اُسی طرح ہی ہمارا رب حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو تسلیاں دیتا تھا۔ اور یہ انداز ہے تسلی کا۔ ساتھ ساتھ پُرانے لوگوں کی باتیں، کس طرح قومیں مخالفتوں میں ہلاک ہوئیں۔ کس طرح دُکھوں سے لوگ گزرے اور خدا کے رحم کی علامت کیا ہے۔ کس طرح مخالفین آپس میں ہی ایک دوسرے سے لڑتے اور ایک دوسرے کے خلاف حسد کی آگ میں جلتے ہیں۔ کس طرح مومنوں کا حال ہے کہ وہ ایک دوسرے کے غم میں ایک دوسرے کے دُکھ کے لئے اپنی جان پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ فرمایا، اور آخر پر یہی جیتا کرتے ہیں۔ یہ دیکھو ہمارا اندازِ تسلی دیکھو۔ کس طرح ہم تجھے پیار کی باتیں سکھا کر تمہارے لئے ڈھارس دیتے ہیں۔ تمہیں سہارا دیتے ہیں کہ تسلی کے ساتھ ہمارے ساتھ باتیں کرتے ہوئے پیار کی باتیں سُنتے ہوئے یقین کی حالت میں ان دُکھوں کے وقت سے گزر جاؤ۔ وَجَآءَکَ فِیۡ ہٰذِہِ الۡحَقُّ وَمَوۡعِظَۃٌ وَّذِکۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ فرمایا تیرے مضبوط ہونے کے ساتھ مومن مضبوط ہوتے ہیں۔ تیرا ایک دِل تقویت نہیں پاتا۔ بلکہ تیرا وہ دِل ہے جس میں سارے مومنین کے دِل دھڑک رہے ہیں۔ جب ہم تیرے دِل کو ڈھارس دیتے ہیں تو مومنوں کے دِل ڈھارس پاجاتے ہیں۔ اَلۡحَقُّ وَمَوۡعِظَۃٌ ہم نے حق اور موعظہ اس کتاب میں بھیجی ہے۔ وَذِکۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ کہ مومنوں کے لئے [illegible] ہیں

ایک بہت عظیم الشان کلام

ہے۔ وہ پڑھتے ہیں سُنتے ہیں اور اُن کے دِلوں کو تقویت مل جاتی ہے۔ یہ دربانی [illegible] ہے۔ پھر یعنی ظلم داروں کا بیان کرنے کے بعد پھر موسیٰ [illegible]

طرف اللہ تعالےٰ واپس آیا۔ اور اب مومنوں سے مخاطب کرکے کہتا ہے کہ ہم نے تو تم سے باتیں کی ہیں۔ ہم تو تمہیں ایسی تقدیریں بتا چکے ہیں جو بدلا نہیں کرتیں۔ اٹل ہیں۔ اب تم ہماری طرف سے اس مقام پر فائز ہو کہ کھل کر یقین کے ساتھ دشمن کو مخاطب کرکے یہ باتیں کہو۔

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! اب تو کھڑا ہو جا۔ اور ہم نے جو تجھے ڈھارس دی ہے، ہم نے جو تجھے یقین دلایا ہے اس برتے پر، یہ جانتے ہوئے کہ تیری پُشت پر تیرا خدا کھڑا ہے۔ کائنات کا خدا کھڑا ہے۔ تو اعلان کر دے، ان سے کہہ دے اِعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ۔ اب جو چاہتے ہو تم کر لو۔ اِنَّا عٰمِلُوۡنَ۔ ہم بھی وہ کریں گے جس کا خدا نے ہمیں حکم دیا ہے۔ وَانۡتَظِرُوۡا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ۔ اور اب تو وہ بات آگئی ہے کہ زبان کی باتیں ختم ہو چکی ہیں۔

تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کریں گے

تم سے تمہارے [illegible] کچھ باتیں کرتے ہیں تمہیں جھوٹے وعدے دیتے ہیں، تمہیں فساد پر اُکساتے ہیں۔ تم اس کے مطابق عمل کرو۔ ہم سے ہمارا خدا کچھ باتیں کرتا ہے۔ کچھ طریق ہمیں بتاتا ہے وہ ہم نے اس سے سیکھ لئے ہیں۔ اب ہم ان پر عمل کریں گے۔ اور دونوں انتظار کریں گے وَلِلّٰہِ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاِلَیۡہِ یُرۡجَعُ الۡاَمۡرُ کُلُّہٗ فَاعۡبُدۡہُ وَتَوَکَّلۡ عَلَیۡہِ۔ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۔

لِلّٰہِ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔ اللہ کے لئے آسمان اور زمین کے غیب ہیں۔ وہی جانتا ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ انتظار کے جواب میں کیا ہوگا یہ بتا رہا ہے اللہ تعالےٰ۔ کہ تم بھی بندے ہو تمہارے مقابل بھی بندے ہیں۔ لیکن اُن کو یہ بتانے والا کوئی نہیں کہ اُن کا انجام کیا ہے؟

تمہیں بتانے والا تمہارا رب موجود ہے

کیونکہ وہ غیب کو جانتا ہے۔ اور اُسی کی طرف ہر امر لوٹتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تمام حکومت، تمام قوت، ہر فیصلہ خدا کی مرضی سے ہُوا کرتا ہے۔ تو فرمایا جس کے ہاتھ میں غیب ہے اُسی کے ہاتھ میں قوت بھی ہے۔ اُسی کے ہاتھ میں طاقتوں کے سب سرچشمے ہیں۔ اس لئے تمہیں کس بات کا خوف ہے۔ تو اُن کا غیب تو ظلم اور تباہی سے بھر سکتا ہے۔ تمہارا غیب تو بہرحال روشن رہے گا۔ تمہارے لئے تو جو ظلم آنا تھا اُن کی طرف سے آچکا۔ اب تو دن کا تم انتظار کرو۔ اور خدا اُن کے دنوں کو راتوں میں بدلنے والا ہے۔ یہ یقین رکھو۔ فَاعۡبُدۡہُ وَتَوَکَّلۡ عَلَیۡہِ۔ پھر وہی خلاصہ نکالا۔ دیکھئے کس طرح یہ سارا مضمون سمٹ کر پھر عبادت پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔

فرمایا خلاصہ کلام یہ ہے۔ بات لمبی کیا کی جائے مختصر یہی ہے فَاعۡبُدۡہُ وَتَوَکَّلۡ عَلَیۡہِ۔ ایک کام کی بات یہ ہے کہ عبادت کر۔ اور اللہ پر توکل رکھ۔ عبادت کرنے والے کبھی دُنیا میں ہارا نہیں کرتے۔ اور عبادت کرنے والوں کو خدا کبھی چھوڑا نہیں کرتا۔

توکل کا یہ مطلب ہے

اِرشادِ نبوی ﷺ

خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)

ترجمہ:- تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

مُحتاجِ دُعا۔ بعض اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

یقین رکھو کہ کبھی خدا نے کائنات میں اپنے عبادت کرنے والوں کو ضائع نہیں فرمایا۔ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور جو تم کچھ کر رہے ہو اللہ ان باتوں سے غافل نہیں ہے۔ تم لوگ سمجھتے ہو کہ اتنی دیر ہو گئی روتے ہوئے گڑ گڑاتے ہوئے اب کب جواب آئیں گے ہماری سجدہ گاہوں کے آنسوؤں کے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توکل رکھو۔ حوصلہ نہ ہارو۔ کیوں یقین نہیں کرتے۔ کیوں نہیں جانتے کہ جب تم سو رہے ہوتے ہو اس وقت بھی تمہارا خدا تمہارے لئے جاگ رہا ہوتا ہے۔ وہ تو کسی حالت سے بھی غافل نہیں ہے۔ اس لئے تم تو خدا کی آنکھوں کے سامنے بیٹھی ہوئی قوم ہو۔ تمہیں کس بات کا خوف ہے۔ جو خدا کے رحم سے اوجھل رہ کر خدا کی نظر سے اوجھل رہ کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے خوف ہو سکتا ہے غیب میں۔ لیکن تمہارا غیب یقینی ہے۔ لازماً تمہارے حق میں پردۂ غیب سے ایسی ایسی نعمتیں نازل ہوں گی۔ ایسی نصرتوں کے سامان ہوں گے جن کا تصور بھی تم نہیں کر سکتے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

چند دن ہوئے ربوہ سے اطلاع آئی تھی کہ

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک اولاد میں سے مبشر اولاد میں سے یہ آخری بیٹی ہیں جو زندہ ہیں۔ ان کی طبیعت اچھی نہیں ہے۔ اور اجازت لی تھی فیملی سے کہ ان کو لاہور منتقل کیا جائے۔ چنانچہ میں نے کہا کہ فوری طور پر جانا چاہیئے لاہور۔ چند دن ہوئے لاہور سے یہ اطلاعیں ملی ہیں کہ ڈاکٹر تحقیق کر رہے ہیں اور کافی تشویش کی صورت ہے۔ بظاہر تو اس وقت فوری خطرہ تو کوئی نہیں ہے۔ لیکن جس بیماری کی تشخیص ہوئی ہے۔ اس سے ڈاکٹر بہت متفکر ہیں۔ اور اس وقت یہ سوچ رہے ہیں کہ اپریشن ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔ تو احباب جماعت خاص طور پر بڑے الحاح سے یاد رکھیں دعائیں کیونکہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت کا تقاضہ

یہ ہے کہ جس حد تک بھی ہو سکے ہمارے اندر آپ کی اولاد میں سے جو مبشر اولاد ہے اس میں نشانیاں باقی رہیں اور اگر ہیں بھی تو ان کی حالت میں خیر و خوبی کے ساتھ، خوشیوں کے ساتھ دکھوں کے ساتھ نہیں۔ تو یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاں تک بھی تقدیر ٹل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ٹال دے۔ اور حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و عافیت کے ساتھ، خوشیوں کے ساتھ برکتوں والی زندگی عطا فرمائے۔

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر کبیر

جن احباب نے لنڈن سے شائع ہونے والی کتب کے سیٹ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف ۲۳ جلدیں۔ ملفوظات ۱۰ جلدیں۔ اشتہارات ۳ جلدیں اور حضرت المصلح الموعودؓ کی تصنیف فرمودہ تفسیر کبیر کی ۱۰ جلدوں پر مشتمل ۴۶ جلدوں کا سیٹ خریدنے کے لئے اپنے نام بھجوائے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ مبلغ ۲۵۰۰/- روپے جلد سے جلد امانت "تبلیغی کتب" میں بھجوا کر مطلع فرمادیں۔

اس سیٹ میں سے پہلی چار جلدیں انشاء اللہ جنوری کے آخر میں تیار ہو جائیں گی اور اپریل تک روحانی خزائن کی ۲۳ جلدوں پر مشتمل کتب حضرت مسیح موعودؑ طبع ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ اس کے ساتھ ہی بقیہ روحانی خزائن ۲۳ (ملفوظات) کی ۲۳ جلدوں کی طباعت بھی شروع ہو جائے گی۔ ان کی ترسیل کا یہ پروگرام ہے کہ تین اقساط میں ۲۳ جلدیں اپریل کے وسط تک آپ کو ارسال کر دی جائیں گی اور بقیہ ملفوظات کی جلدیں بھی اس ترتیب سے انشاء اللہ بھجوا دی جایا کریں گی۔ طباعت پر اچھی خاصی رقم خرچ ہو رہی ہے۔ طباعت کے پروگرام کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ساتھ ساتھ رقوم ملتی رہیں۔ اس لئے جلد سے جلد رقوم بھجوانے کا انتظام کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

لیکچر لاہور اور ذکر الٰہی ملایالم زبان میں

مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر "لیکچر لاہور" کا اور محترم صدیق امیر علی صاحب کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی روح پرور کتاب "ذکر الٰہی" کا ملایالم میں ترجمہ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ماہ دسمبر ۱۹۸۴ء کے پہلے ہفتہ میں ان ہر دو کتابوں کا کیرالہ احمدیہ صوبائی کمیٹی کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب میں اجراء عمل میں آیا۔

خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر مشتمل تامل میں بھی ایک کتاب ترتیب دی ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کتابوں کو بہتوں کی ہدایت کا موجب ہونے کے لئے مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔

مدراس شہر اور مضافات میں کامیاب تبلیغی مساعی

مکرم مولوی محمد عمر صاحب ہی تحریر کرتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کی طرف سے ہر اتوار کو شہر اور مضافات میں تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے لئے وفد جاتے ہیں۔ مورخہ ۲۵/۱۲/۸۴ کو مجلس انصار اللہ مدراس کی طرف سے بھی "یوم تبلیغ" منایا گیا۔ جس کے لئے مجلس انصار اللہ کی طرف سے بطور خاص عیسائیوں کو کرسمس کے تحفہ کے طور پر "اسلام اور یسوع مسیحؑ" کے عنوان سے ایک فولڈر شائع کیا گیا۔ شہر میں اُس دن بہت وسیع پیمانے پر یہ پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ اُس دن ایک عیسائی پادری اور اُن کے ساتھی سے دیر تک تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ اٹارسی کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں

مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱/۱/۸۵ کو جماعت احمدیہ اٹارسی کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ابرار حسین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی اور احباب جماعت کو حضور کے ارشاد کی روشنی میں تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی تلقین کی اور تحریک جدید کی اہمیت بیان کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ مورخہ ۶/۱/۸۵ کو خاکسار اور مکرم مفضل حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ بھساول گئے جہاں زیر تبلیغ دوستوں سے ملاقات کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ مکرم مفضل حسین صاحب نے ایک دوست کو تفسیر صغیر تحفتاً دی۔

مورخہ ۸/۱/۸۵ کو مکرم مفضل حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ کے مکان پر ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دو صد کے قریب ہندو، مسلم اور عیسائی دوست مدعو تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اس کے بعد ایک عیسائی دوست نے انجیل سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے تقریر کی اور اسلام کی عظمت، آنحضرت صلعم کی عدیم المثال سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین جلسہ کو لٹریچر دیا گیا۔ مکرم مفضل حسین صاحب نے تمام حاضرین کی تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کی مخلصانہ مساعی کو بپایۂ قبولیت جگہ عطا فرمائے آمین۔

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز بہار تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۴/۱۲/۸۴ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم شیخ بشارت احمد صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم منصور خان صاحب، مکرم منور احمد صاحب اور مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر بعض احباب

نے نظمیں پڑھیں۔ اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

قادیان میں یوم جمہوریہ کی شاندار تقریب

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان کانگریس آئی ضلع گورداسپور نے قومی جھنڈا لہرایا

قادیان ۲۶ر جنوری! ہر سال کی طرح امسال بھی یوم جمہوریہ کی قومی تقریب احاطہ میونسپل کمیٹی میں شایان شان طریقہ پر منعقد ہوئی۔ جس کے لئے پنڈال کو رنگارنگ جھنڈیوں اور دیدہ زیب ہاروں وغیرہ سے مزین کیا گیا۔ پنڈال کی سٹیج پر شہر کے معزز احباب میونسپل کمشنروں اور سرکاری افسران کے بیٹھنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم، محترم فضل الٰہی خانصاحب نائب ناظر امور عامہ، محترم حکیم بدر الدین صاحب عامل میونسپل کمشنر، محترم ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ محترم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ مشیر قانونی اور محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ کے علاوہ احباب جماعت نے کثرت سے اس قومی تقریب میں جماعتی روایات کے مطابق شمولیت فرمائی۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک دس بجے مہمان خصوصی جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگریس آئی گورداسپور پنڈال میں تشریف لائے۔ تمام میونسپل کمشنران اور جماعت کے ذمہ دار افراد نے انکی گلپوشی کی اس کے بعد باجوہ صاحب نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور فوج و پولیس کی گارڈ سے سلامی لی۔ اس موقعہ پر اسکول کی بچیوں نے جو مختلف رنگوں کے خوشنما لباسوں میں ملبوس تھیں قومی ترانا گایا۔ جھنڈا لہرانے اور سلامی کے بعد اگلا پروگرام شروع ہوا۔ ریڈیو اور ٹی وی کے آرٹسٹوں نے دلکش پیار کے گیت گائے۔ تقاریر بھی ہوئیں۔ سب سے پہلی تقریر جناب منوہر لال شرما صاحب پرنسپل خالصہ ہائر سکنڈری سکول نے ۲۶ر جنوری کے دن کی اہمیت اور اس تقریب کو منعقد کرنے کی غرض و غایت کے موضوع پر کی۔ جماعت احمدیہ کے نمائندہ محترم حکیم بدر الدین صاحب عامل میونسپل کمشنر نے اپنی تقریر میں آپسی اتحاد و اتفاق اور حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار رہنے پر زور دیا اور قرآن کریم کا فرمان اس تعلق میں پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے تقریر کی۔ آپ نے حاضرین جس میں ہندو۔ سکھ اور مسلمان شامل تھے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ہندوستان کا گلدستہ ہے اگر آپس میں محبت و اخوت ہم سبھی مل کر قائم رکھیں گے تو یہ گلدستہ قائم رہے گا۔ اور اس میں سے دلکش پیار کی خوشبو آتی رہے گی۔

اس کے بعد مہمان خصوصی نے میونسپل کمیٹی کے صدر سردار ہریندر صاحب باجوہ بعض کارکنان کمیٹی متعلقہ ۸۵-۱۹۸۴ء سردار رنجیت سنگھ صاحب، لائٹ سپرنٹنڈنٹ بجلی اور محترم رام پرکاش پربھاکر سابق صدر وغیرہ کو حسن کارکردگی پر انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں مختلف سکولوں کے بچوں کی طرف سے مزاحیہ پروگرام پیش کیا گیا۔ اور فن کاروں کی طرف سے دلکش پیار اور لوگ گیتوں کے ساتھ یہ تقریب ڈیڑھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

ناظر امور عامہ قادیان

جلسہ یوم مصلح موعود رضؓ

تمام جماعتیں ۲۰ر فروری ۱۹۸۵ء بمطابق ۲۰ر تبلیغ ۱۳۶۴ ہش کو جلسے منعقد کر کے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت احباب جماعت پر واضح کریں۔ اور جلسوں کی روئیداد مرتب کرکے نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں تاکہ اخبار بدر میں رپورٹوں کا خلاصہ شائع کروایا جا سکے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اذکروا موتاکم بالخیر

اپنی پیاری والدہ مرحومہ کی یاد میں

از مکرم مظفر احمد صاحب اقبال ابن مکرم حافظ سخاوت علی صاحب مرحوم قادیان

۴ر فروری ۱۹۸۴ء کا دن ہم سب افراد خاندان کے لئے بڑا ہی انتہائی پُر ملال ثابت ہوا کہ اس دن، ہماری شفیق والدہ محترمہ ناصرہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ سخاوت علی صاحب مرحوم طویل علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موضع ... ضلع کھیم پور کھیری (یو پی) میں پیدا ہوئیں اور بچپن ہی میں اپنے والد محترم رستم علی خان صاحب اور والدہ صاحبہ کے پیار سے محروم ہوگئیں۔ فطرتی طور پر بہت رحم دل تھیں۔ ہمارے ننہال میں احمدیت ہمارے ماموں مکرم واجد علی خان صاحب مرحوم کے ذریعہ آئی تھی۔ جب والدہ صاحبہ محترم والد صاحب کی زوجیت میں آئیں تو بزرگوں کی خدمت اور چھوٹوں سے مشفقانہ سلوک کرکے سسرال میں اپنا ایک خاص مقام بنالیا۔ ہر حال میں صبر و استقلال کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ جب والدہ مرحومہ کے دو سالہ کمسن بچے کو سگی ماں کی طرح شفقت دی۔ ایک عرصہ گذر جانے کے بعد مرحومہ کو یکے بعد دیگرے متعدد غموں کا سامنا پڑا۔ خاکسار کی دو بڑی بہنیں بعمر ۱۲ اور ۱۴ سال نیز دو تین چھوٹے بھائی بہت قلیل عرصہ میں وفات پا گئے۔ ابھی ایک غم ہلکا نہیں ہو پاتا تھا کہ دوسرا غم سامنے آجاتا جس کی وجہ سے والدہ صاحبہ بہت زیادہ غمگین رہنے لگیں اسی اثنا میں ایک روز دوران قیام شاہجہانپور انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اُن کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر ؎

منہ کو اپنے کیوں بگاڑا امیدوں کی طرح
فضل کے در کھل رہے ہیں اپنے دل کو لیا

پڑھ رہا تھا والدہ صاحبہ کو اس شعر اور محترم حافظ صاحب کے بعض مبشر خوابوں سے کافی ڈھارس ملی۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے عطا کئے۔ اسی دوران والدہ صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ کئی گھوڑ سوار وردیوں میں ملبوس گھر میں داخل ہوئے اور کہا کہ ایک لڑکا دین کے لئے دیدو۔ چنانچہ والدہ صاحبہ نے ایک لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر ان گھوڑ سواروں کے سپرد کر دیا۔ اور وہ لوگ اچھا کہہ کر اس لڑکے کو دین کے لئے لے گئے۔

پارٹیشن کے وقت ہر طرف نفسا نفسی کا عالم تھا شاہجہانپور میں بھی فرقہ وارانہ فساد کے اُٹھنے کا پورا خدشہ تھا جس کی وجہ سے والدین کافی فکر مند تھے۔ اُنہیں دنوں والدہ صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ شہر کے تمام ہندو باری باری اکھٹے اور سمندر میں جاکر غرق ہوتے چلے جاتے تھے۔ والدہ صاحبہ کے ... خواب میں آپ سخت بیچینی اور خوف کے عالم میں کھڑی تھیں اچانک کیا دیکھا کہ سامنے دور سرسبز و شاداب مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے تھے اور ہاتھ ہلا کر والدہ صاحبہ کو فرما رہے ہیں کہ "بیٹی ادھر آجاؤ"۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب پارٹیشن کے بعد اس طور سے پورا ہوا کہ والدہ صاحبہ اپنے شوہر اور بچوں سمیت ۱۹۵۰ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی آواز "قادیان کی آبادی بڑھاؤ" پر لبیک کہتے ہوئے قادیان آگئیں اور آخر وقت تک دار المسیح کی برکات سے مستفیض ہوکر بالآخر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ خاکسار آپ کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا جو قادیان میں ہی پیدا ہوا۔

تقریباً بیس سال سے خاکسار کے والدین کوٹھی دار السلام قادیان میں مقیم تھے جو کہ محلہ احمدیہ سے کسی قدر دوری پر واقع ہے۔ لیکن باوجود دوری کے محترم والد صاحب کی دعا اور والدہ صاحبہ کی مہمان نوازی اور ہر ایک کے ساتھ مشفقانہ سلوک کی وجہ سے یہ جگہ ہمیشہ بارونق رہی۔

چونکہ خاکسار کے دادا اور دادی بفضلہ تعالیٰ دونوں ہی صحابی اور حاجی تھے۔ اس لئے والدہ صاحبہ ان سے شنیدہ بیعت اور حج کے ایمان افروز واقعات ہمیں اکثر سنایا کرتی تھیں۔ جو ہماری روح کو تازگی اور پاکیزگی عطا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے بلند درجات سے نوازے اور ہمیں آپ کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قسط سوئم (آخری)

عرب اور عالمِ اسلام میں سائنس کا احیاء

از محترم ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب نوبل انعام یافتہ

"محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے اس بیش قیمت تحقیقی مقالے کا اُردو ترجمہ جناب پروفیسر نسیم انصاری صاحب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی طرف سے ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" علی گڑھ بابت ماہ جولائی ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا ہے۔ جسے معاصر مذکور کے شکریہ کے ساتھ افادۂ قارئین کے لئے باقساط درج ذیل کیا جا رہا ہے۔" (ایڈیٹر)

ہمارے ملکوں میں ٹکنالوجی

اب میں ٹکنالوجی کے سوال پر آتا ہوں کلام پاک میں تسخیر اور تفکیر پر برابر کا زور دیا گیا ہے۔ تسخیر سے مراد علم کے ذریعہ کائنات پر قابو حاصل کرنا اور تفکیر سے مراد علم کی تخلیق ہے۔ قرآن شریف میں حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ کی مثالیں دی گئی ہیں کہ کس طرح انہیں اس زمانہ کی ٹکنالوجی پر عبور حاصل تھا۔ "اور ہم نے لوہے کو ان کے لئے نرم کر دیا..." وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ (سورۃ سبا/۱۱-۱۰) اور "ہم نے ہواؤں کو ان کا تابعدار بنا دیا" اور "جنات ان کے حکم میں تھے" اس کی تفسیر میری ناقص رائے میں یہ ہے کہ ان کے قبضے میں اس زمانے کی بھاری مشینری کے مخفی راز تھے۔ بڑی بڑی عمارتیں، محل، باندھ اور گودام تیار کئے جاتے تھے۔ اس کے بعد ہمیں ذوالقرنین یاد دلائے جاتے ہیں۔ جو لوہے اور تانبے سے اپنی پناہ گاہیں تیار کرتے تھے۔ اس طرح دھاتوں کی کاریگری، بڑی عمارتوں کی تعمیر کی صلاحیت، ہوائی قوت کی تسخیر اور رسل و رسائل پر قابو پانے پر زور دیا گیا ہے۔ اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن شریف میں روایتیں صرف اس لئے بیان کی گئی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے پیغامِ عمل دیا جائے اور اُمت ان باتوں کی تقلید کرے اور انہیں اپنائے۔

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (سورۃ الحشر)

(ہم لوگوں کو یہ مثالیں دیتے ہیں کہ شاید وہ غور کریں۔)

آخر ہمارے معاشرے میں وہ کون سی رکاوٹیں ہیں جو ٹکنالوجی اور فنی مہارت حاصل کرنے کی راہ میں حائل ہیں۔ غور طلب بات ہے کہ انسانی تاریخ میں اس سے پہلے صنعتی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے اتنی زبردست کوشش اور اتنا وافر سرمایہ اتنے کم وقت میں کبھی نہیں لگایا گیا۔ جتنا دنیائے عرب نے پچھلے دس سال میں کیا ہے۔ ذحلن (ZAHLAN) کا اندازہ ہے کہ ۱۹۷۹ء تک تقریباً چار سو بلین ڈالر کا سودا عرب ملکوں اور باہر کے ٹھیکیداروں کے درمیان ہوا۔ جن چیزوں کا سودا ہوا ہے، ان میں ہائیڈرو کاربن اور پٹرو کیمیکلس (۱۶۰ بلین ڈالر)۔ تعمیرات بشمول رسل و رسائل (۸۰ بلین ڈالر) اور لوہے و فولاد، دوائیں تیار کرنے اور کھاد بنانے کے کارخانے (۴۰ بلین ڈالر) قابلِ ذکر ہیں۔

لیکن بدقسمتی سے ان منصوبوں کو اس طرح بروئے کار لایا گیا کہ کسی قسم کی فنی مہارت نہ اُبھر سکی اور عرب ماہرینِ فن اور انجینئروں کو نہ تو روزگار ہی کے مواقع ملے اور نہ تحقیق اور ترقی کے کاموں ہی سے انہیں منسلک کیا گیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ سارے منصوبے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ ذحلن کے تجزیہ کے مطابق ۱۹۷۶ء تک ۱۵۸۴ اسکیمیں مکمل ہوئیں جن کے خاکے ۸۳ بین الاقوامی فرموں نے تیار کئے تھے۔ ان اسکیموں میں ۱۶ یوریا کے کارخانے تھے۔ جن میں سے الجیریا کے حصّے میں ایک، مصر میں ایک، عراق میں دو، کویت میں چار، لیبیا میں ایک، قطر میں دو، سعودی عرب و سوڈان، شام، و متحدہ عرب امارات میں ایک ایک لگائے گئے۔ کسی ایک عرب ملک یا عرب ممالک کے کسی گروپ میں کبھی اتنی مہارت نہ تھی اور نہ ہی اب ہے کہ وہ ان اسکیموں کو بروئے کار لانے کا خاکہ خود تیار کرے یا انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکے اور نہ ہی کسی میں یہ صلاحیت ہے کہ ضرورت پڑنے پر ان کارخانوں میں مناسب تبدیلی کر سکے یا ان کو اور آگے بڑھا سکے۔ اس صورتِ حال کا موازنہ جاپان سے کیجیے۔ جہاں کی آبادی تقریباً اتنی ہی ہے جتنی عرب ممالک کی اور جو پٹرو کیمیکل میدان میں ابھی بیس برس قبل ہی آئے ہیں۔ شروع ہی سے جاپانیوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ اس قسم کی مشینری برآمد کریں گے۔ چنانچہ گذشتہ بیس برسوں میں ہر تیسرا جاپانی کارخانہ ملک سے باہر فروخت کر دیا گیا۔ جاپانیوں کے پاس لوگ بھی تھے اور ارادے بھی۔ غیر عرب اسلامی ممالک کا حال بھی تقریباً یہی ہے۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ جو سرمایہ وہاں لگایا گیا ہے وہ نسبتاً کم ہے اور جو پروجیکٹ عمل میں لائے گئے ہیں، ان کی تعداد تھوڑی ہے۔

آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم میں مستقبل میں صنعتی اعتبار سے خود کفیل ہونے کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ اس سوال کا جواب ہر جگہ ایک ہی ہے اور یہ کہ جن لوگوں کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہے وہ ماہرین فنیات نہیں ہیں۔ ہمارے ممالک اگر کسی کے لئے جنّت کا نمونہ ہیں تو وہ منصوبہ کار اور انتظامیہ کے لوگ ہیں نہ کہ فن دانوں کے لئے۔ پاکستان میں منصوبہ بندی کمیشن میں سائنس اور ٹکنالوجی کا کوئی گوشہ تک نہیں ہے۔ اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ برطانوی دور کی یہ ذہنیت ابھی تک کارفرما ہے کہ ماہرینِ فن اپنے مخصوص میدان کے باہر کسی اور قسم کے فیصلے نہیں کر سکتے۔ ان کی نظر وسیع نہیں ہوتی اور نہیں انتظامی امور کی کوئی تربیت حاصل نہیں ہے۔ غالباً ہماری نظر اس پر نہیں جاتی کہ جاپان، چین، کوریا، سویڈن اور فرانس جو سب کے سب کامیاب، خود کفیل اور ترقی کی راہ پر گامزن ہیں، ایسے ممالک ہیں جہاں سائنس دانوں، ماہرین اور انتظامیہ کے لوگوں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے کی روایت بہت مضبوط ہے۔ کام کو اپنا سمجھ کر کرتے ہیں اور انہیں ایک دوسرے کی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ رہتا ہے۔

سوال صرف صنعت کاری اور سائنس پر منحصر ٹکنالوجی کا نہیں۔ بلکہ یہ حالت دوسرے تمام ایسے شعبوں میں ہے جن کا انحصار سائنس پر ہے۔ مثلاً زراعت، صحت عامہ، بائیو ٹکنالوجی، انرجی سسٹم اور دفاع۔ سب کا حال یکساں ہے۔ مجھے آنجہانی لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی ایک تقریر یاد آتی ہے جو انھوں نے رائل سوسائٹی میں کی تھی۔ وہ اپنے ایسے تجربے بیان کر رہے تھے جو انھیں دورانِ جنگ مشہور سائنس دانوں سر سولی زوکرمن (Sir Solly Zuckerman) اور بعد میں نوبل انعام پانے والے لارڈ بلیکٹ (Lord Blackett) کے ساتھ کام کرنے میں ہوئے تھے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اس پہلی میٹنگ کا قصہ سنایا جو ۱۹۴۳ء میں سائنس دانوں کے ساتھ ہوئی تھی اور جس میں انھوں نے ان جنگی مسائل کی فہرست پیش کی جو افواج کی نظر میں سائنس دانوں کو حل کرنے تھے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کہا کہ جب فہرست پڑھ کر سُنائی گئی تو سر سولی زوکرمن (Sir Solly Zuckerman) ہنسے اور کہنے لگے۔ "براہِ کرم آپ ہمیں یہ نہ بتائیے کہ آپ کی نظر میں کون سے مسائل حل طلب ہیں۔ آپ ہمیں اپنا ہمراز بنائیے اور یہ بتائیے کہ آپ کرنا کیا چاہتے ہیں۔ پھر ہمیں اپنے طور پر یہ طے کرنے دیجئے کہ اس راہ میں کیا کیا رکاوٹیں ہیں اور کیسے کیسے مسائل درپیش ہیں۔ اس کے بعد ہم آپ مل کر یہ کوشش کریں گے کہ ان مسائل کا ایسا حل تلاش کریں جس سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں۔"

۲ دو درخواستیں

آپ پوچھیے گا کہ آخر میں علمی تخلیق کی اتنی پُرجوش وکالت کیوں کر رہا ہوں۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم حاصل کرنے کی خواہش عطا فرمائی ہے اور نہ محض یہ کہ آج کی دُنیا میں علم کے معنیٰ ہیں طاقت اور سائنس کی علمداری جو بہت بڑی ضمانت ہے مادی ترقی کی۔ ایک بہت بڑی وجہ حقارت کے ان کوڑوں کی چوٹ ہے جو اربابِ دانش کی طرف سے اکثر و بیشتر ہم پر لگائے جاتے ہیں۔ گو ان کوڑوں میں آواز نہیں ہوتی لیکن ان سے لگی چوٹ بڑی جان لیوا ہوتی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ آج سے کئی سال پہلے نوبل انعام یافتہ ایک ماہرِ طبیعات نے مجھ سے پوچھا تھا۔ "سلام! کیا تم واقعی سمجھتے ہو کہ ہم پر ان قوموں کو زندہ رکھنے اور امداد دینے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جنہوں نے انسانی علم میں ایک نقطہ کا بھی اضافہ نہ کیا ہو۔" اور اگر اس نے یہ نہ بھی کہا ہوتا تب بھی میری عزتِ نفس کو اس وقت دھکا لگتا ہے جب میں کسی اسپتال میں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ جان بچانے

کے لئے کوئی بھی دوا چاہے وہ پنسلین ہو یا کوئی اور ایسی نہیں جس کی دریافت میں ہم تیسری دنیا والوں یا سرزمین عرب یا دنیائے اسلام کے باشندوں کا کوئی حصّہ ہو۔

میں اس تقریر کو ختم کرنے سے پہلے دو گذارشیں کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو اپنے ساتھی سائنس دانوں سے چاہے وہ اپنے ملک میں رہتے ہوں چاہے باہر۔ دوسرے اپنے حکمرانوں اور ارباب حل وعقد سے۔ پہلی گزارش اپنے بھائی سائنس دانوں سے ہے۔ ہمارے حقوق بھی ہیں اور ذمہ داریاں بھی۔ گو تعداد میں ہم کم ہیں اور ہماری برادری ہر جگہ چھوٹی ہی سی ہے۔ لیکن اگر ہم ایک امۃ العلم کے دھاگے میں پرو اٹھیں تو کافی ہیں۔ اس سچی اسلامی دولتِ مشترکہ کا قیام اور اس میں سائنس کے احیاء کا دار و مدار ہم ہی پر ہے۔ تعداد میں کمی کی وجہ سے پستی نہ آنا چاہیئے۔ کیونکہ صلاحیت کی کمی نہیں ہے۔ میں آپ سے وہی کہتا ہوں جو جمال عبدالناصر نے کہا تھا:

”اِرْفَعْ رَاسَكَ يَا اَخِیْ“

(اے میرے بھائی اپنے سر کو بلند کر)

جب میں ۱۹۴۶ء میں کیمرج میں داخل ہوا تھا تو عمر میں اپنے ہم عصر برطانوی طلباء سے بڑا تھا۔ اور مجھے سائنس بھی ان سے زیادہ آتی تھی۔ لیکن ان میں ایک غرور تھا جس کی تہہ میں یہ بات چھپی تھی کہ ان کا تعلق نیوٹن، میکس ویل، ڈارون اور ڈراک کی قوم سے تھا۔ آپ بھی یاد رکھیے کہ آپ کے یہاں بھی ابن الہیثم، ابن سینا اور البیرونی گزرے ہیں۔ دلوں میں یہ یقین پیدا کیجیے کہ آپ کو بھی بنیادی اور عملی سائنس کے میدانوں میں سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اُمید رکھیے کہ عملی سائنس میں آپ کی تحقیقات بروئے کار لائی جائیں گی۔ یہ بھی بھروسہ رکھیے کہ آپ کو اپنے میدان میں کام کرنے کی آزادی ہوگی اور اپنے معاشرہ کی منصوبہ بندی میں آپ بھی ہوں گے۔ جو لوگ پردیس میں ہیں، وہ جان لیں کہ انھیں سائنس کی اس نشاۃ ثانیہ میں اپنا رول ادا کرنا ہے۔ آپ اولوالعزمی کے ساتھ اپنے اداروں کی ترقی کے منصوبے بنائیے اور عالم اسلام کی سائنسی دولت مشترکہ کے پروگراموں کے خاکے تیار کیجیئے۔ میری اپنی دلچسپی کے مضمون طبیعات کو ہی لیجیے۔ اگرچہ جن کی کل آمدنی ہمارے ملکوں کی آدھی ہے اور جنہیں سائنس میں ہم سے صرف چند

دہائیوں کی سبقت ہے، یہ ارادہ کر سکتا ہے کہ جاپان سے پہلے دنیا کا چوتھا بڑا ہائی انرجی ایکسی لریٹر۔ بیجنگ میں (Energy-accelerator) بنا کر امریکہ، روس و متحدہ یورپ کی لیگ میں شامل ہو جائے، اگر وہ اس بات کا تہیہ کر سکتا ہے کہ وہ عالمی ٹوکامک فیوژن ریکٹر پروجیکٹ انٹور (Tokamak - Fusion Reactor Project - INTOR) میں شامل ہو کر ۵۱ برس میں فیوژن پاور ڈیڑھ بلین ڈالر کی لاگت سے پیدا کر سکے، اگر چینی سائنس داں ثقلی لہروں کو ناپنے کا سب سے حساس آلہ بنا سکتے ہیں جیسا کہ انھوں نے ۱۹۷۸ء میں صرف ان مضامین کی مدد سے کیا جو فزیکل ریویو (Physical Review) میں چھپے تھے۔ اگر ہندوستان جس کی قومی آمدنی عرب ممالک سے بہت کم ہے، ریڈیو ٹیلی سکوپ بنانے کا منصوبہ بنا سکتا ہے اور اگر وہ پروٹان کے ٹوٹنے کا گہرا زمین دوز تجربہ کر سکتا ہے۔ (ایسا تجربہ جس کی مجھے ذاتی طور پر بڑی خوشی ہے۔) اگر وہ لوگ یہ سب کچھ کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مجوزہ دولتِ مشترکہ میں فزکس اور فزکس پر منحصر ٹکنالوجی کے اعلیٰ منصوبے بروئے کار نہ لائے جاسکیں۔ میری نظر میں کوئی وجہ نہیں کہ ہم دنیائے اسلام میں اپنے ہی مضمون ریاضی میں دنیا کا سب سے زیادہ قابلِ احترام ادارہ نہ قائم کر سکیں۔ اگر ہمارے پاس آدمیوں کی کمی ہے تو ہمیں چاہیئے کہ یہ ادارہ اپنے یہاں قائم کر کے اس کے دروازے بین الاقوامی تعاون کے لئے کھول دیں۔ اس میں ہمارا ہی فائدہ ہوگا۔ اور اس طرح ہم وہ قرض بھی تھوڑا سا چکا سکیں گے جو بین الاقوامی سائنس کا ہم پر ہے۔ اسی کے ساتھ میرا یہ بھی جی چاہتا ہے کہ ہمارے ملک فیوژن انٹور (INTOR) اور آئی۔ سی۔ ایس۔ یو (I.C.S.U) کے بین الاقوامی ارض نگہبانی (EARTH WATCH) پروجیکٹ جیسی انجمنوں کا باقاعدہ یا رفیق ممبر بن جائیں۔ اگر یونان جس کی قومی آمدنی عرب ممالک کی آمدنی کا دسواں حصّہ بھی نہیں ہے۔ اور جس کے پاس ماہرین طبیعات بھی بہت کم ہیں، یہ ہمت کر سکتا ہے کہ وہ جنیوا کی یورپین آرگنائزیشن فار نیوکلیئر ریسرچ کا باقاعدہ ممبر بن جائے تاکہ وہ ان کی دفعی بلین ڈالر قیمتی ایکسی لیریٹر (ACCELARATOR)

کے پروجیکٹ میں شامل ہو سکے جو تجربہ گاہ میں بھاری فوٹان (PHOTON-N) کو پیدا کرنے کے لیے ہے۔ جس کی پیشین گوئی ہمارے نظریہ سے ہوتی ہے تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ہمارے حوصلے کم کیوں ہوں؟ عزائم بلند ہوں، مقصد سے جذباتی وابستگی ہو تو قابلیت بھی پیدا ہو گی۔ کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ان تمام لوگوں سے ہے جو کوشش کرتے ہیں:-

اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

میں کسی شخص کے کام کو جو کہ تم میں سے کام کرنے والا ہو اکارت نہیں کرتا۔ (سورۃ آل عمران/۱۹۵)

اب میرا خطاب ان لوگوں سے ہے جو ہمارے معاملات کے ذمہ دار ہیں۔ سائنس اس لئے اہم ہے کہ اس سے ہم اپنے گرد و پیش کی دنیا کو سمجھ سکتے ہیں اور اس سے اللہ کے رموز ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ اس لئے بھی اہم ہے کہ اس کے ذریعے ہم مادّی فائدے بھی حاصل کر سکتے ہیں اور اس لئے بھی کہ اس کی [illegible] بنتی ہے۔ تمام انسانوں میں تعاون کا۔ خصوصاً عرب دنیا اور دنیائے اسلام کے ممالک میں تعاون کا۔ ہم بین الاقوامی سائنس کے قرض دار ہیں اور ہماری عزتِ نفس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم یہ قرض چکا دیں۔ لیکن سائنس کے میدان میں آپ کی سرپرستی کے بغیر ترقی ممکن

نہیں ہے۔ وہ سرپرستی جو ماضی میں دنیائے اسلام میں حاصل تھی۔ بین الاقوامی دستور کے مطابق اگر قومی آمدنی کا ایک یا دو فیصد حصّہ اس مد میں خرچ کیا جائے تو دس سے چار بلین ڈالر سالانہ صرف عرب ممالک سے اور اسی قدر بقیہ دنیائے اسلام سے سائنسی تحقیق اور ترقی کے کاموں کے لئے مہیا ہو سکتا ہے۔ اس رقم کا دس فیصد محض بنیادی سائنس پر خرچ ہونا چاہیئے۔ ہمارے ملکوں میں سائنسی اوقاف کی ضرورت ہے جس کا انتظام خود سائنس دانوں کے ہاتھ میں ہو۔ اعلیٰ تحقیق کے بین الاقوامی ادارے ہماری یونیورسٹیوں میں اور ان کے باہر بھی قائم ہونے چاہئیں۔ جہاں ہمارے سائنس دانوں کو روزگار کی ضمانت، فیاضانہ امداد کام کے تسلسل کی ضمانت سب کچھ میسر ہوں، تاکہ مستقبل کا گبن (Gibbon) یہ نہ کہہ سکے کہ پندرھویں صدی ہجری میں سائنس داں تو بہت تھے لیکن ایسے امراء نہیں تھے جو دل کھول کر ان کی سرپرستی کر سکیں۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ چیز بھی دیجیے جس کا ہم سے اپنے پیغمبروں کی معرفت آپ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہم کو قیامت کے روز رسوا نہ کیجیئے۔ یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ (سورۃ آل عمران/۱۹۴)

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہا احمدیہ بھارت

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۶۴ ہش بمطابق ۱۹۸۵ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے ”توضیح مرام“ تصنیف لطیف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ احباب جماعت اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام احباب جماعت پر یہ امر واضح کریں کہ یہ امتحان اس لئے رکھے جاتے ہیں تاکہ احباب جماعت کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا موقع ملے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام کے اقتباسات اور ارشادات وغیرہ سے بھی روشناس کرائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

امتحان دہندگان کے لئے کتب کی رعایتی قیمت دو روپیہ فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ کتب نظارت دعوت و تبلیغ سے مل سکتی ہیں۔

امتحان ماہ ستمبر ۱۹۸۵ء کو ہوگا۔ عہدیداران جماعت اس امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے اسماء مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منقولات

قرآن حکیم اور اکتشافات عصریہ

رحم مادر میں بچے کی نشوونما سے متعلق قرآنی بیانات کی صداقت کا اظہار

ٹورنٹو یونیورسٹی کے ماہر جنینیات مسٹر کیتھ مورے کا اعتراف حقیقت

اوٹاوا: پی ٹی آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق ٹورنٹو یونیورسٹی کے ایک ماہر جنینیات سعودی عرب کے متعدد بار دورے کر چکے ہیں انہوں نے وہاں جاکر قرآن مجید کی مختلف آیتوں کے مطالب سمجھنے کی کوشش کی، کیونکہ ان کے نزدیک قرآن مجید میں اس بات کی بڑی اچھی طرح وضاحت کی گئی ہے کہ انسانی جنین کس طرح نشوونما پاتا ہے۔

ٹورنٹو کے ماہر جنینیات کیتھ مورے کا کہنا ہے کہ ان کے نظریئے کی تصدیق ٹیسٹ ٹیوب بچے کی نشوونما کے مرحلے سے بھی ہو جاتی ہے ڈاکٹر ہربرٹ ایڈورڈس کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں انسانی جنین کے منزل بہ منزل بڑھنے اور نشوونما پانے کی پوری تمام تفصیلات کے ساتھ موجود ہے۔ ٹھیک وہی معلومات جن کا علم مغربی ماہرین کو ۱۹۴۰ء کے بعد ہی ہو سکا اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا پتہ پچھلے پندرہ برسوں کے دوران ہی ٹھیک طرح سے لگایا جا سکا۔

ڈاکٹر کیتھ مورے جو یونائیٹڈ چرچ کے بھی ممبر ہیں۔ نے کہا کہ انہوں نے نئے اور پرانے دوسرے آسمانی صحیفوں (انجیل مقدس اور عہد نامہ وغیرہ) کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن انہیں کسی بھی جگہ قرآن مجید کی آیات کی طرح کوئی متوازی چیز نہ مل سکی۔ انھوں نے کہا کہ وہ قرآن مجید کی اس عظمت کے قائل ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان ہو جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر مورے نے جنین کی نشوونما کے ابتدائی ۲۸ دنوں کے بارے میں جو کیفیات اور تعریفات تلاش کی ہیں، ان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ایسی صحیح تصویر کشی کرتی ہیں، جن سے حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح قرآن مجید نے ۱۴۰۰ سال قبل ہی وہ تمام باتیں بتا دیں جسے سائنسدان بڑی مشکل سے اب سمجھ پا رہے ہیں۔ مثلاً

"اللہ نے تمہیں ماں کے رحم میں مرحلہ وار تیار کیا، ایک کے بعد ایک تاریکی کے تین پردوں کے اندر"

ڈاکٹر مورے کا کہنا ہے کہ تین پردوں سے مراد صحیح عقلی استدلال کے مطابق پیٹ کی دیوار ہی ہے یعنی رحم اور بچہ دانی کی جھلیاں۔

ڈاکٹر مورے نے اس سلسلے میں ایک حدیث کا بھی سہارا لیا ہے اور اسے بچے کی پیدائش کی نئی سائنس سے دریافت کے عین مطابق پایا ہے کہ ۴۲ دن کے بعد خدا ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو ایک نقطے کی طرح کی چیز کو انسانی خدوخال عطا کرتا ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ بلٹز بمبئی ۲۹ دسمبر ۱۹۸۴ء)

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال برائے جوبلی فنڈ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ آندھرا، کرناٹک۔ کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ بنگال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بصوبی چندہ جات اضافہ وعدہ جات اور جوبلی فنڈ سے متعلق ناب فہمی کے لئے دورہ کر رہے ہیں جملہ عہدیداران مال صدر احباب اور کرام۔ مبلغین و معلمین حضرات سے کامل تعاون کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۲ ۲/۸۵
حیدرآباد	۱۸ ۲/۸۵	۷	۲۵
چنتہ کنٹہ۔ وڈمان	۲۵	۳	۲۸
شاہ آباد	۱ ۳/۸۵	۱	۲ ۳/۸۵
گلبرگہ	۲	۱	۳
یادگیر	۳	۳	[illegible]
دیودرگ	۶	۱	۷
تیماپور	۷	۱	۸
ساونت واڑی	۸	۱	۹
بلگام	۹	۱	۱۰
ہبلی	۱۰	۱	۱۱
سوربہ ساگر	۱۱	۲	۱۳
شیموگہ	۱۳	۲	۱۵
بنگلور	۱۵	۲	۱۸
مرکرہ	۱۸	۲	۲۰
موگرال	۲۰	۱	۲۱
پنگاڈی	۲۱	۲	۲۳
کوڈالی۔ مٹانور	۲۳	۱	۲۴
کیناٹور۔ کنڈالی	۲۴	۲	۲۶
کالیکٹ	۲۶	۳	۲۹
پتھاپریم	۲۹ ۳/۸۵	۱	۳۰ ۳/۸۵
الانلور	۳۰	۱	۳۱
موریاکنی	۱ ۴/۸۵	۱	۲ ۴/۸۵
منارگھاٹ	۲	۱	۳
کوڈی باتھور	۳	۱	۴
کالیکٹ	۴	۱	۵
چیلاکرا	۵	۱	۶
آیتھالورم	۶		۷
ارناکلم	۷	۱	۸
آلیپی	۸	۱	۹
کروناگاپلی	۹	۲	۱۱
میلاپالم	۱۱	۱	۱۲
ساتان کلم	۱۲	۱	۱۳
کوٹار	۱۳	۱	۱۴
شنکرن کوئل۔ ٹوٹی کورین	۱۴	۲	۱۶
مدراس	۱۶	۵	۲۱
بمبئی	۲۲		۲۵
کلکتہ	۲۵	۵	۳۰
قادیان	۲ ۵/۸۵	-	-

خوش نصیب لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل ۴۲ لجنات کے وعدہ جات یورپین مراکز حضور کی خدمت میں بھجوائے گئے تھے قادیان، حیدرآباد، کلکتہ، مدراس، پٹنہ، سونگڑہ، شاہجہانپور ملکی، سورب، مظفرپور، یادگیر، اڈنکور، بھاگلپور، برہمپورہ، سرینگر، سکندرآباد، شموگہ، کرڈالی، بھدرواہ، شاہجہانپور، چنتہ کنٹہ، میلاپالم، بنگلور، کیرنگ، کٹک، بڑکال، جنڈ چلہ، کوشمبی، غنچہ پاڑا، مونگھیر۔

اس چٹھی کے جواب میں حضور کی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے وہ بذریعہ اخبار بدر آپ لجنات کی خدمت میں پہنچا رہی ہوں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۶ ۱۲/۸۴ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یورپین مراکز کے لئے مالی قربانی کرنے والی بہنوں کے وعدہ جات کے بارہ میں آپ کی مرسلہ فہرست موصول ہوئی جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصات مومنات کے اخلاص، ایمان اور اموال، نیک اعمال اور خوشیوں میں بے اندازہ برکتیں ڈالے اور ان کی دنیا بھی سنوار دے اور آخرت بھی۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ میری طرف سے سب کو محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔"

ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۸۷ مقامات پر لجنات اماء اللہ قائم ہیں۔ اس لئے باقی لجنات سے درخواست کروں گی کہ یورپین مراکز کی تحریک میں ایک بھی ہندوستان کی احمدی عورت ایسی نہ ہو جو حصہ لینے سے رہ جائے اس لئے بقیہ لجنات اپنے وعدہ جات سے جلد اطلاع دیں۔

امۃ القدوس صدر لجنہ مرکزیہ قادیان

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

قائدین کرام اپنی مجالس کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری تحریر کرتے وقت اس پر ترسیل کی تاریخ درج کرنا نہ بھولیں کہ موازنہ مجالس کے موقعہ پر اس امر کو بطور خاص ملحوظ رکھا جائیگا۔

معتمد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

● - مکرم محمد عثمان نور صاحب احمدی بھدرک اپنے بیٹے عزیزم مکرم حفیظ الرحمن نور صاحب کے نکاح کی خوشی میں بطور شکرانہ بیس روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے ● - مکرم شوکت محمود صاحب مغربی جرمنی سے اپنی ہمشیرہ جو ہسپتال میں زیر علاج ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ۔ ● - مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ سونگھڑہ (اڑیسہ) پانچ روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ۔ ● - مکرم فاروق احمد خان صاحب رشی نگر (کشمیر) اپنی اور برادران کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۔ ● - مکرم سید احمد صاحب مونگھیر اپنی کاروباری مشکلات کے ازالہ، وکالت کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۔ ● - مکرم کے شفیق احمد صاحب یاڑی پوری اپنی مشکلات کے ازالہ، اور بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے ۔ ● - مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر اپنی والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ کی صحت یابی کے لئے نیز کاروبار میں ترقی کے لئے اور اپنے خالہ زاد بھائی عزیزم فہیم احمد سلمہٗ کی ملازمت میں ترقی اور مستقل ہونے کے لئے ● - مکرم سید نسیم احمد صاحب تیماپوری اپنے والدین کی صحت و سلامتی کیلئے نیز والد صاحب کے کاروبار میں ترقی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

(ادارہ)

اتحاد اور مضبوطی کے ساتھ

DAVP [illegible]/272

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۶۴۶: میں منیرہ بی بی بنت شیخ رسول صاحب مرحوم قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں اور منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

مہر ۵۰۰ — ایک عدد ناک کا پھول ۱۰۰ — ایک تولہ سونا قیمت ۱۴۰۰

میزان ۲۰۰۰ ہے۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائیداد نہیں اگر بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کروں گی۔ مبلغ ۲۰۰۰ روپے پر میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ انشاء اللہ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
جلال الدین	رضیہ بی بی	انیس الرحمن خان صدر جماعت

وصیت نمبر ۱۴۶۶۳: میں سعادت النساء زوجہ محترم حمید احمد صاحب قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قریب بازار ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ جائیداد نہیں غیر منقولہ جائیداد میں ایک عدد ... پر مشتمل گودام ہے جس کی قیمت پندرہ ہزار روپے ہے اور حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے ہے کل جائیداد بیس ہزار روپے کی بنتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کا بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز اس گودام کا ماہانہ ۴۰۰ روپے کرایہ آتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ غیر منقولہ جائیداد میری کوئی نہیں اگر آئندہ پیدا کروں تو اطلاع دوں گی۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی میراث ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ یہ میری وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ ہوگی۔

گواہ شدہ	العبدہ	گواہ شد
محمد معین الدین امیر جماعت	سعادت النساء	شمس الدین سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۴۶۷۱: میں ضمیرہ بی بی زوجہ مکرم غلام مصطفی خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک بیگہ زمین واقعہ موضع کیرنگ جس کی اندازاً قیمت ۲۵۰۰ ہے، حق مہر ۱۴۰۰ گھریلو سامان ۱۰۰، (میزان ۴۰۰۰) مجھے اس زمین سے تقریباً ۲۵۰ روپے سالانہ آمد ہوتی ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
معین الحق خان فرزند موصیہ	ضمیرہ بی بی	آفتاب الدین

وصیت نمبر ۱۴۶۷۲: میں نصیرہ بی بی زوجہ مکرم غلام نبی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیور گنتی گلے کا ہار وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمت	۲۵۵۰
حق مہر کے بدلے میں زمین ۴ بیگہ واقعہ پتھر کٹہ کیرنگ	۱۲۰۰۰
میزان	۱۴۵۵۰

مجھے اس زمین سے قریباً ۶۰۰ روپے سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
شیخ عبد العلیم مبلغ سلسلہ	نصیرہ بی بی	آفتاب الدین خان سیکرٹری مال کیرنگ

وصیت نمبر ۱۴۶۷۴: میں مبشرہ طاہر اہلیہ محترم طاہر احمد صاحب عارف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ دہلی ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سلائی مشین ایک عدد	۳۵۰
ہار طلائی ایک عدد وزن ۱۲ گرام	۲۲۰۰
انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۴ گرام	۷۰۰
کانٹے طلائی ایک عدد وزن ۵ گرام	۹۰۰
سٹ نقرئی کانٹے ہار انگوٹھی	۱۵۰
... تولہ نقرئی	۱۰۰
... عدد	۱۵۰
... پھول ایک عدد	۱۰۰
... بذمہ خاوند	۴۰۰۰
میزان	۸۶۵۰

میرا ماہوار جیب خرچ مبلغ پچیس روپے ہے جو مجھے ملتا ہے اس کے علاوہ اگر میں نے اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کی یا کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمود احمد عارف درویش قادیان	مبشرہ طاہر	طاہر احمد عارف خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۶۷۵: میں جمیلہ بیگم اہلیہ مکرم دفتش محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ (محمود آباد) ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ و غیرہ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیور گلے کا ہار کان کے پھول گنتی سونا وزن ۲ ۱/۲ تولہ	۴۴۰۰
حق مہر عوض ایک زمین سکنی ہے اس پر عمارت ان کے خاوند کی طرف سے بنائی گئی ہے صرف زمین ایک ان کی ملکیت ہے قیمت	۶۰۰۰
... گھریلو سامان قیمت اندازاً	۴۰۰۰
میزان	۱۴۴۰۰

علاوہ ازیں زمین سے سالانہ ۴۸۰ روپے آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
دفتش محمد	جمیلہ بیگم	انیس الرحمن خان ...

وصیت نمبر ۱۴۶۷۶: میں ضمیرا بی بی زوجہ مکرم سخاوت علی خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۸۴-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیور گلے کا ہار ۱/۲ تولہ کان کے پھول ۱/۲ تولہ کل ۱ تولہ ۔۔۔ ۴۰۰۰
حق مہر ۔۔۔ ۲۰۰۰
میزان ۔۔۔ ۶۰۰۰

مجھے اس کے علاوہ میرے بیٹے کی طرف سے ۱۰۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ۔۔۔ ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
نظار ۔۔۔ موصیہ	ضمیرا بی بی (نشان انگوٹھا)	احمد نور خان

وصیت نمبر ۱۴۶۷۷: میں مبارکہ بیگم زوجہ مکرم احسان الحق خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹-۸-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

زیور طلائی ہاتھ کے کڑے۔ نکلس کالا کے پھول، کان کا بالی کل وزن ۹ تولہ قیمت ۔۔۔ ۱۸۰۰۰
زمین بنجر ۲۰۰ ڈسمل ۔۔۔ ۱۵۰۰
حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۲۰۰۰
میزان ۔۔۔ ۲۱۵۰۰

اس کے علاوہ مجھے اس وقت مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار اپنے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
احسان الحق خان	مبارکہ بیگم	احمد نور خان

وصیت نمبر ۱۴۶۹۸: میں قسموزہ بی بی زوجہ مکرم ۔۔۔ خان صاحب جمعدار قوم خان پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۔۔۔ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹-۸-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی کان اور ناک کا پھول ۱/۲ تولہ قیمت ۔۔۔
گلے کا ہار طلائی وزن ایک تولہ قیمت ۔۔۔ ۲۰۰۰
حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔
میزان ۔۔۔ ۲۷۰۰

اس کے علاوہ مجھے میرے لڑکے کی طرف سے بطور جیب خرچ ۲۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ	قسمو بی بی	شیخ ابراہیم صدر جماعت ۔۔۔

وصیت نمبر ۱۴۶۹۴: میں ہاڑی بی بی زوجہ مکرم نواب الدین خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ۔۔۔ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۵-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

زیور نقرئی ہاتھ کے کڑے پاؤں کے کڑے وغیرہ کل وزن ۲۰ تولہ ۔۔۔ ۴۰۰

زیورات طلائی گلے کا ہار کان کے پھول ناک کا پھول وزنی ۱/۲ تولہ قیمت ۔۔۔ ۵۰۰۰
حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔
میزان ۔۔۔ ۵۵۰۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
نواب دین خان	ہاڑی بی بی (نشان انگوٹھا)	محمد صدیق صدر جماعت ۔۔۔

وصیت نمبر ۱۴۶۹۵: میں رشیدہ بیگم زوجہ مکرم عبدالرحمن صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگڑیا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۵-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی گلے کا ہار ہاتھ کا چوڑی کان اور ناک کے پھول وزنی ۵ تولہ ۔۔۔ ۱۰۰۰۰
زیور نقرئی پازیب وغیرہ وزنی ۵ تولہ ۔۔۔ ۶۰۰
حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۱۰۰۰
میزان ۔۔۔ ۱۱۶۰۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ مبلغ ۱۰/- روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
عبدالرحمن	رشیدہ بیگم	محمد صدیق صدر جماعت

وصیت نمبر ۱۴۶۹۶: میں خاتون بی بی زوجہ مکرم بہادر خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگڑیا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۵-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۵۰۰

مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے دس ہزار روپے مالیت کی زمین ملتی ہے جو میں ترکہ کر دے چکی ہوں البتہ اس کا حصہ جائیداد ادا کروں گی۔ بہرحال میں اس کا حصہ جائیداد ادا کروں گی۔ ۔۔۔ ۱۰۰۰۰
میزان ۔۔۔ ۱۰۵۰۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے لڑکے کی طرف سے بطور جیب خرچ ۱۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں میں تا زیست اپنی جائیداد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
بہادر خاں	خاتون بی بی (نشان انگوٹھا)	محمد صدیق صدر جماعت

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲-۸-۸۴ کو مسجد احمدیہ کروناگاپلی میں خاکسار نے مکرم انور احمد صاحب ابن مکرم ۔۔۔ محی الدین صاحب چنگا نشیری کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ مہر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم ایم ۔۔۔ ابوبکر کنجو صاحب سابق معلم وقف جدید کے ہمراہ پڑھا۔ مکرم انور احمد صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ محمد فاروق مبلغ سلسلہ مقیم کروناگاپلی)

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹن مل
نمبر ۵-۲-۱۳
فلک نما
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ
بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی
خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے
● الیکٹریکل انجینیئرس ● لائسنس کنٹریکٹرس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائینڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAYCHOURY
C/16, LACHMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA
FOUR BUNGLOWS, ANDHERI, (WEST)
574108
689389
- ٹیلیفون:-
BOMBAY -58.

"AUTOCENTRE" - تار کا پتہ:-
23-5222
23-1652
- ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین- کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے:- ایمبیڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ- ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI-571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDIN
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس۔ ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۱۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، ساکسیٹ، پران ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی
اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE – 670001

H.O. PAYANGADI – 670303. (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI – 12 CANNANORE :- 4498.

حیدرآباد میں

فون نمبر - 42301

بلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری مرمت کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پڑھنا ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)

فون نمبر:- 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA – 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۸۵ء رجسٹرڈ نمبر ایل/جی ڈی پی-۳